زیورات کا استعمال شرعی تناظر میں

*سبین اکبر
**ضیاء الرحمٰن

Abstract

As Allah mentions in Quran women to wear various kinds of adornment of both silver, gold and all types such as necklace, bangles and everything that is worn on the neck and elsewhere and everything that is ordinarily worn, but at the same time narrated by a group of the scholars that there is consensus and the *Ahadeeth* which indicate that somehow its usage is also abrogated for women and the other side men who wear ornaments for fashion, they should choose adornments that are appropriate to their manliness because messenger of Allah (PBUH) cursed men who imitate women and it is *haraam* for men to imitate women, but a man may wear a silver ring to follow the example of the prophet(PBUH) on the basis of scholarly consensus that it is *Sunnah* to do so.

In this regard it is urgently need of evidence and fatwa because the matter has gotten out of control due to confusions regarding this issue. Therefore the author discus all kind of ornaments like: gold, silver,iron , Mattel ,flowers ,stones ,bones(animals) etc. ,for resolving the confusion that which kind of ornaments is permissible for men and women according to Islamic teachings.

Keywords: Ornaments, Manners, usage, kinds, emphasis.

اس دنیا میں چونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے شریعت کے حدود کے اندر رہتے ہوئے عورت کو زیب و زینت کے لائق جنس پیدا فرمایا اس لیے اس کے لیے اِصالۃً مختلف دھاتوں مثلاً سونا، چاندی و دیگر دھاتوں کے زیورات سے زینت حاصل کرنے کی خاص اجازت دی، جبکہ مردوں کو ماسوائے چند مواضع ضرورت کے ان چیزوں کو کسی بھی طریقے سے استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ تاکہ مردوں اور عورتوں کے درمیان امتیاز اور فرق برابر رہے۔ زیور اگرچہ عورت کے لیے حلال ہے لیکن اگر قرآن و حدیث کی روشنی میں تاریخی جائزہ لیا جائے تو اسی کو پسند فرمایا کہ استعمال نہ کیا جائے کیونکہ مختلف احادیث کی روشنی میں یہ عیاں ہے کہ حضور ﷺ کے زہد

* اسسٹنٹ پروفیسر، بلوچستان یونیورسٹی آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ مینجمنٹ سائنسز، کوئٹہ۔
** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور

اور دنیاوی نعمتوں اور لذتوں کے استعمال سے بے رغبتی کی ایک جھلک معلوم ہوتی ہے آپ نہ صرف خود بلکہ اپنے گھر والوں کے لیے بھی دنیاوی لذتوں اور نعمتوں میں پڑنا ناپسند فرماتے تھے ناپسند تو سب ہی کے لیے تھا مگر اس سلسلہ میں زیادہ توجہ خود عمل پیرا ہونے کی طرف تھی، حلال چیزیں استعمال کرنا چونکہ گناہ نہیں ہے اس لیے سختی سے روکنا مناسب نہ تھا البتہ اپنے حق میں سختی فرماتے تھے اور گھر والوں کو تنبیہ فرماتے رہتے تھے بے شک زیور عورت کے لیے حلال ہے لیکن اسی کو پسند فرماتے کہ زیورات کا استعمال نہ کیا جائے کیونکہ دنیا میں نعمتوں کے استعمال سے خطرہ ہے کہ آخرت کی نعمتیں کم ملیں، ظاہر ہے کہ دنیا کی نعمتیں آخرت کے سامنے بالکل ہیچ ہیں اس لیے رسول اللہ ﷺ یہ کیونکہ پسند فرماتے کہ آخرت کی نعمتوں کو میں کمی آئے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ خواتین کو زیورات کے استعمال میں احتیاط برتنے کی تلقین فرماتے۔

ابی ہریرۃ قال کنت قاعداعندالنبیؐفاتتۃ امراۃ فقالت یا رسول اللہ سوارین من ذھب قال سوران من النارقالت یارسول اللہ طوق من ذھب قال طوق من النارقالت قرطین من ذھب قال قرطین من نارقال کان علیھا سواران من ذھب فرمت بھما قالت یارسول اللہ ان المراۃ ازالم تتزین لزوجھا صلفت عندہ قال مایمنع احداکن ان تصنع قرطین من فضۃ ثم تصعرہ بزعفران۔(1)

"ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے آکر آپ ﷺ سے پوچھا! یارسول اللہ ﷺ سونے کے دو کنگن (کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا وہ آگ کے دو کنگن ہیں۔ اس نے پوچھا سونے کی زنجیر؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ آگ کی زنجیر ہے۔ اس نے پوچھا: سونے کی دو بالیاں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ آگ کی بالیاں ہیں اس عورت نے سونے کے دو کنگن پہنے ہوئے تھے اتار کر پھینک دیئے اور پھر کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ اگر عورت شوہر کے سامنے زینت نہیں کرے گی تو معاملہ کمزور ہو جائے گا، آپ ﷺ نے فرمایا تم کو اس سے کس نے منع کیا کہ چاندی کی بالیاں بنا لو اور اسے زعفران (وغیرہ) سے رنگ لو"۔

ہر حال میں زیور نہ پہننا افضل ہے

دین اسلام میں شرائط اور حدود و قیود سے ہٹ کر زیور نہ پہننے کو ہر حال میں افضل قرار دیا ہے کیونکہ دنیا دارِ فانی ہے اور آخرت لافانی ہے جو کچھ دنیا میں ملے گا آخرت میں اس کا حصہ کم ہو جائے گا اس لیے مسلمان خاتون کے لیے زیور پہننا خوشیوں کے لافانی گھر میں ہی زیب دیتا ہے اس لیے دنیا میں اسے نہ پہننا آخرت میں اس کے اجر کو بڑھاتا ہے لہٰذا دنیا میں نہ پہننا افضل ہے۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ:

عقبہ بن عامرؓیخبر عن رسول اللہﷺ کان یمنع اہلہ الحلیۃ والحریر ویقول ان کنتم تحبون حلیتہ الجنتہ و حریر ھا فلا اتلبوھا فی الدنیا۔(2)

''حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺاپنے گھر والوں کو ریشم اور زیور پہننے سے منع فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر تم جنت کے زیور اور ریشم پہننا چاہتے ہو تو ان کو دنیا میں مت پہنو''۔

نمود و نمائش کے لیے زیورات پہننے کی ممانعت

آرائش وزیبائش اگرچہ عورتوں کے لیے شرعاً مباح ہے لیکن اس میں اسراف کرنا درست نہیں ، اسی طرح زیورات میں بھی اسراف سے کام لینا جائز نہیں۔ شریعت نے ایسے قانون لاگو فرمادیئے ہیں جو انسان کو غرور ، تکبر ، شیخی دوسروں کی حقارت ، خود پسندی اور خلق خدا کی دل آزاری اور حق تلفی سے باز رکھتے ہیں اور تاکید کی گئی ہے کہ نام و نمود ، فخر و تکبر کی غرض سے زیورات پہننا ممنوع ہے۔ نمود و نمائش کے لیے زیورات پہننے کی ممانعت کے سلسلے میں حضرت حذیفہؓ کی بہن روایت میں کچھ یوں فرماتی ہیں:

عن اخت لحذیفۃؓ ان رسول اللہﷺقال: یامعشر النساء امالکن فی الفضۃ ماتحلین بہ امانہ لیس منکن امراۃ تحلی ذھبا تظھرہ الاعذبہ۔(3)

''حضرت حذیفہؓ کی بہن سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عورتو! کیاچاندی کے زیور سے تمہاری آراستگی کاکام نہیں چل سکتا، خبر دار تم میں سے ضرور عذاب بھگتے گی''۔

فخر وریا اور دکھلاوے کی غرض سے جو بھی کام کیا جائے ناجائز و مکروہ اور احادیث میں عورتوں کے لیے سونے کے استعمال کی ممانعت بھی اظہار و دکھلاوے پر محمول ہے،لہٰذا اس نیت سے زیورات پہننا قطعاً جائز نہیں۔

سونے چاندی کے زیورات کا استعمال

عورتوں کو زیور سے بہت محبت ہوتی ہے اور یہ بات مشہور ہے کہ اگر عورت کے جسم میں ہر جگہ سونے کی کیل گاڑ دی جائے تو سونے کی محبت کی وجہ سے ذرا بھی تکلیف محسوس نہیں کرے گی اللہ کی شریعت میں اعتدال ہے نفس کی خواہشوں کی بھی رعایت رکھی ہے۔ مگر حدود مقرر فرمادی ہیں جیسے کہ اگر کسی عورت کو حلال مال میسر ہو تو سونے اور چاندی دونوں کا زیور پہن سکتی ہیں جائز ہونے کی ایک اور شرط زیور بنانے سے پہلے ہے یعنی یہ کہ حلال مال سے ہو اور دو شرطیں زیور پہننے کے بعد ہیں ایک یہ کہ زکوٰۃ اور دیگر واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو اور دوم یہ کہ دکھاوے کے لیے زیور نہ پہنا جائے اور اس سے شیخی بگھارنا مقصود نہ ہو۔دراصل چاندی کا زیور کوئی خاص زیور نہیں سمجھا جاتا ہے اور اس میں ریاکاری اور شیخی خوری کا موقع زیادہ نہیں ہوتا اس

لیے چاندی کے زیور سے کام چلانے کے لیے ارشاد فرمایا گو دکھاوے اور اظہارِ شان اور دوسروں کو حقیر جاننے سے بچنا چاندی اور زیور پہن کر بھی ضروری ہے احادیث میں بھی چاندی کے زیور سے کام چلانے کی ترغیب دیتے اور تلقین فرماتے کہ آرائشگی کا کام چاندی کے زیور سے چل سکتا ہے تو اسی سے کام چلاؤ۔

مردو خواتین کے لیے سونے چاندی کے جواز کا قاعدہ

عورتوں کو سونے چاندی کی ہر وہ اشیاء ، جو شرعاً وعادۃً زیورات کے زمرہ میں آتی ہیں پہننا جائز ہے۔

بدائع الصنائع میں علامہ کاسانی خواتین کے لیے سونا اور چاندی کے جواز کے قاعدہ کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ :

لما جاء فی الفقه والاصل ان استعمال الذهب (والفضة) فيما يرجع الى التزين مكروه فی حق الرجل دون المراة۔(4)

"فقہ کی کتابوں میں آیا ہے کہ صحیح بات یہ ہے کہ زینت کے خاطر سونا اور چاندی کا استعمال مرد کے لیے مکروہ ہے نہ کہ عورت کے لیے"۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ مردوں کا زیورات پہننا بطریق اولیٰ حرام ہے مزید رقمطراز ہیں:

قلت واللہ اعلم وذالک لان مالا یطلق علیہ اسم الحلیۃ حرام علی الرجل والمراۃ جمیعا کما یاتی فلما اختص جوازہ بھا کان حراما علی الرجل بطریق الاولیٰ لمافیہ التحلی بالحرام والتشبہ بالنساء والحمد للہ علی ماافتھم۔(5)

"میں کہتا ہوں اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور یہ مذکورہ حکم اس وجہ سے ہے کہ جس چیز پر اسم الحلیۃ کا اطلاق ہوتا ہے وہ حرام ہے مردوں اور عورتوں سب پر جیسے کہ تفصیل آگے آرہی ہے پس جس چیز کا جواز عورتوں کے ساتھ مختص ہے وہ تو مردوں پر بطریق اولیٰ حرام ہے اس وجہ سے کہ اس میں حرام کے ساتھ زینت حاصل کرنا اور عورتوں کے ساتھ مشابہت کی علت پائی جاتی ہے (وہ حرام ہے) اللہ ہی کے لیے حمد ہے جو کچھ میں سمجھتا ہوں"۔

جبکہ عورتوں کے لیے زیبائش کے باب میں قدرے گنجائش و نرمی اختیار کی جیسے زیورات کے استعمال کے بارے میں ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ:

عن ابو موسیٰ اشعریؓ ان رسول اللہ قال:حرم لباس الحریروالذھب علی زکور امتی واحل لاناثھم۔(6)

"ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوہے اور سونے کا لباس میری امت کے مردوں پر حرام کیا گیا ہے اور عورتوں کے لیے حلال کیا گیا ہے"۔

اسی طرح علامہ ظفر احمد عثمانیؒ زیورات کے استعمال کے بارے میں کچھ یوں لکھتے ہیں کہ:

قال العلامۃ ظفر احمد العثمانی وفیہ ایضا یجوز للنساء لبس انواع الجلی کلھا من الذھب والفضۃ والخاتم والطقۃ والسوار والخلخال والطوق والعقد التعاویذ والقلائد وغیرھا۔(7)

"علامہ ظفر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ اسی میں ہے اس طرح عورتوں کے لیے تمام انواعِ زیورات کا پہننا جائز ہے۔ سونا، چاندی، انگوٹھی ، چلہ، کنگن پازیب، گلے کا زیور، ہار، تعاویز اور قلادہ اور دیگر زیورات تمام جائز ہیں"۔

مزید اس سلسلے میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ:

سمعت علی بن ابی طالب یقول: اخذ رسول اللہ ﷺ حریراً بشمالہ، وذھبا بیمنہ ثم رفع بھمایدیہ فقال: ان ھدین حرام علی زکور امتی حل لا ناثھم۔(8)

"حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا لیا اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا: کہ یہ دو چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہے اور عورتوں پر حلال ہیں"۔

سونے چاندی کے کنگن کا استعمال

خواتین کو سونے کے زیور پہننا منع نہیں ہے، لیکن چاندی کو سونے پر ترجیح دی گئی چاندی کے استعمال کے بارے میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ:

عن ابی ہریرۃؓ ان رسول اللہ ﷺ قال من احب ان یحلق حبیبہ حلقۃ من نار فلیحلقہ حلقۃ من ذھب ومن احب ان یطوق حبیبہ طوقا من نار فلیطوقہ طوقا من ذھب ومن احب ان یسور حبیبہ، سواراً من نارٍ فلیسورہ سواراً من ذھبٍ ولکن علیکم بالفضۃ فالعبوابھا۔(9)

"ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جو شخص اپنے محبوب کو آگ کے کنگن پہنانا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے سونے کے کنگن پہنا دے اور جو پسند کرے کہ اپنے محبوب کو آگ کی زنجیر پہنائے تو اسے سونے کی پہنا دے لیکن تم کو چاندی اختیار کرنا چاہیے اور اس سے خوب کھیلو"۔

دراصل کنگن اسباب زینت میں داخل ہیں اور شرعاً ان کا استعمال بلا کراہت درست ہے لیکن اس بات کا خیال خاص تھا کہ ان کے بجنے کی آواز اتنی نہ ہو کہ گھر کے باہر (غیر محرم) کو سنائی دے۔

انگوٹھیاں پہننے کا حکم

خواتین کے لیے سونے، چاندی کی انگوٹھی بلاشبہ جائز ہے۔ انگوٹھیوں کے استعمال کے بارے میں بخاری شریف میں کچھ یوں آیا ہے کہ:

وکان علی عائشة خواتیم الذهب۔(10)

"اور حضرت عائشہؓ سونے کی انگوٹھیاں پہنتی تھیں"۔

مزید انگوٹھیوں کے استعمال سے متعلق "فتاویٰ عالمگیریہ"میں کچھ یوں ہے کہ:

ویجوز التختم والذهب للنساء وانما یجوز التختم بالفضة اذاکان علی هیئة خاتم الرجلاما اذاکان علی هٰیئة خاتم النساء بان یکون لہ فصان اوثلاثة یکرہ استعمالہ للرجال والتختم بالذهب حرام للرجال فی الصیح۔(11)

"عورتوں کے لیے سونا چاندی کی انگوٹھیاں پہننے کی شرعی طور پر بالکل کوئی ممانعت نہیں ہے خواتین کے لیے سونا چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے جبکہ مرد کو زیور پہننا چاہیے سونے کا یا چاندی کا یا مصنوعی دھاتوں کا جائز نہیں ہے (لیکن اسے چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت دی گئی ہے۔")

سونے کے ہار کا استعمال

اسلام نے تزئین کے لیے عورت کو زیور پہننے کی اجازت عطا فرمائی اور ان زیورات میں ہار بھی شامل ہے لیکن سونے کا ہار پہننے کے بارے میں حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ:

ان ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺحدثہ قال جاءت بنت هبیرة الیٰ رسول اللہ ﷺ فی یدها فتح فقال کذافی کتاب ابی ای خواتیم ضخام فجعل رسول اللہ ﷺ یضرب یدها فدخلت علی فاطمة بنت رسول اللہ ﷺ تشکوالیها الذی صنع بها رسول اللہ ﷺ فانتزعت فاطمة سلسلة فی یدها فقال یا فاطمة ایغرک ان یقول الناس ابنة رسول اللہ هو فی یدها سلسلة من نارثم خرج یقعد فارسلت فاطمة بالسلسلة الی السوق فباعتها واشترت بشمنها غلاما وقال مرة عبداوذکر کلمة معناها فاعتقتہ فحدث بذلک فقال الحمدللہ الذی انجیٰ فاطمة من النار۔(12)

"حضرت ثوبانؓ (جورسول ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے) فرماتے ہیں کہ فاطمہ بنت ھبیرہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں تو ان کے ہاتھ میں موٹے موٹے چھلے تھے یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے ان کے ہاتھ پر مارنا شروع کر دیا، وہ فاطمہ بنت محمد کے پاس چلی گئیں اور ان سے گلہ کیا رسول ﷺ کے فعل کا تو حضرت فاطمہؓ نے اپنی گردن سے ایک سونے کی زنجیر نکالی اور کہا کہ یہ مجھے ابو الحسن(حضرت علیؓ) نے تحفہ میں دی ہے ابھی وہ زنجیر ان کے ہاتھ ہی میں تھی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا فاطمہؓ تو یہ پسند کرتی ہے کہ لوگ یہ کہیں کہ رسول ﷺ کی بیٹی کے ہاتھ میں آگ کی زنجیر ہے یہ کہہ کر آپ ﷺ چلے گئے اور بیٹھے نہیں حضرت فاطمہؓ نے

وہ زنجیر بازار بھیج دی اور اس کو فروخت کر کے ایک غلام خرید کر اسے آزاد کر دیا رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے فاطمہؓ کو آگ سے نجات دی"۔

سونے کا ہار پہننے سے اس لیے منع فرمایا تاکہ دکھاوے سے بچی رہیں کیونکہ جو عورت سونے کا زیور پہنے گی تو بہت ہی مشکل ہے کہ وہ دکھاوے سے بچی رہے۔ اور ویسے بھی اکثر وبیشتر احادیث میں چاندی پہننے کو سونا پہننے پر فضیلت دی گئی تاکہ جنت کے زیورات اس دنیا میں پہن کر آخرت کا حصہ کم نہ ہو جائے اور اظہار شان اور دوسروں کو حقیر جاننے سے بچ جائیں۔

سونے کی گھڑی کا استعمال

گھڑی اگرچہ ضرورت کے علاوہ زینت کا کام بھی دیتی ہے لیکن زیورات کے قبیل سے نہیں، لہٰذا اس کے استعمال میں مرد وعورت دونوں کا حکم یکساں ہوگا یعنی جس طرح مردوں ک لیے اس کا استعمال جائز نہیں اسی طرح عورتوں کے لیے بھی ممنوع اور ناجائز ہے۔ علامہ کاسانیؒ بدائع الصنائع میں لکھتے ہیں:

والاصل ان استعمال الذهب فيما يرجع الى التزين مكروه فى حق الرجل دونِ المراة لما قلنا، واستعماله فيما يرجع الى منفعة البدن مكروه فى حق الرجل والمراة جيمعا۔(13)

"اور قاعدہ یہ ہے کہ سونے کا استعمال مردوں کے لیے وہاں مکروہ ہے جہاں استعمال ذھب کا مرجع و مقصد تزین و زینت ہوں۔ نہ کہ عورتوں کے لیے جس کی وجہ ہم کہہ چکے ہیں اور استعمال ذھب وہاں پر مکروہ ہے مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے جہاں اس کا مرجع منفعت بدن ہو"۔

اگر گھڑی کا کوئی پرزہ سونے کا ہو تو درست ہے علامہ ابن نجیم گھڑی میں سونے وچاندی کے پرزے کے استعمال کے بارے میں رقمطراز ہیں:

ولا باس بمسمار الذهب يجعل فى حجر الفص يعنى فى ثقبه، لانه تابع كالعلم فلا يعده لبس أ۔(14)

"اور اگر اندر کی مشین سونے اور چاندی کی ہوا اور اوپر کا کیس لوہے کا تب بھی جائز ہے"۔

سونے کے تعویز میں نماز کا حکم

مولانا اشرف علی تھانوی امداد الفتاویٰ میں اس کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"سونے چاندی کے تعویز وغیرہ چونکہ مرد و عورت ہر دو کے لیے پہننا ناجائز ہے اس لیے ایسے تعویز وغیرہ کے ساتھ دونوں کی نماز مکروہ ہوگی البتہ سونے اور چاندی کے جملہ زیورات کے ساتھ عورت کی اور ساڑے تین ماشہ

کی چاندی کی انگوٹھی سے مرد کی نماز بلا کراہت صحیح ہے، ہاں اگر یہ چیزیں بھی نمازی کے دھیان اور توجہ اپنی طرف کریں تو نماز کے لیے ان کو اتارنا بہتر ہو گا"۔(15)

لوہے اور پیتل کے زیورات کا حکم

عورتوں کے لیے لوہے اور پیتل کے زیورات کا پہننا مکروہ ہے۔ علامہ ابن عابدین اپنی کتاب "رد المحتار" میں رقمطراز ہیں کہ:

والتختم بالحدید والصفر والنحاس والرصاص مکروہ للرجال والنساء۔(16)

"مردوں اور عورتوں کے لیے لوہے، پیتل اور تانبے اور سیسے کی انگوٹھی مکروہ ہے۔"

حضرت عبد اللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ: ان رجلا جاء الی النبی وعلیہ خاتم من شبہ فقال لہ: مالی اجد منک ریح الاصنام؟ فطرحہ، ثم جاء وعلیہ خاتم من حدید فقال : مالی اری علیک حلیۃ اھل النار فطرحہ فقال: یارسول اللہ ﷺ امن ای شیءاتخذہ؟ قال: اتخذہ من ورق ولا تتمہ مثقالا۔(17)

"ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس نے تابنے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مسئلہ ہے کہ تم سے بتوں کی بو آرہی ہے؟ اس شخص نے وہ انگوٹھی پھینک دی، جب دوسری مرتبہ آیا تو لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے میں تم پر جہنمیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں اس نے اسے بھی اتارا اور کہا کہ کس چیز (دھات) سے انگوٹھی بناؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چاندی کی انگوٹھی بناؤ اور ایک مثقال سے زائد نہ ہو"۔

لہٰذا مرد و عورت دونوں کے لیے لوہے، تانبہ ، پیتل ، پتھر وغیرہ کی انگوٹھی مرد و عورت دونوں کے لیے پہننا شرعاً جائز نہیں کیونکہ ابتداء اسلام کا زمانہ تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ناگواری کا اظہار فرما کر سد اللباب منع فرمایا تاکہ یہ چیزیں پہن کر پرانا زمانہ یاد نہ آجائے کیونکہ اُس دور میں ان دھاتوں سے بت بنائے جاتے تھے۔ دھات، لوہا، پیتل وغیرہ کی انگوٹھی پہننے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے ، بعض مکروہ تحریمی کہتے ہیں بعض تنزیہی اور بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ بلا کراہت جائز ہے اس لیے احتیاط اس میں ہے کہ سونے چاندی کے علاوہ

دوسری دھات کی انگوٹھی استعمال نہ کی جائے تاہم اگر کوئی استعمال کرے تو اس کی گنجائش ہے۔ دوسری دھات کی انگوٹھی پہننے کی گنجائش کے بارے میں علامہ ابن عابدین لکھتے ہیں کہ:

قال العلامۃ ابن عابدین تحت قولہ(فیحرم بغیرھا) وفی الجوہرۃ والتختم بالحدید والصفر والنحاس والرصاص مکروہ للرجال والنساء۔(18)

"علامہ ابن عابدین نے فرمایا اس کے اس قول کے ذیل میں (فیحرم .....الخ) کہ جوھرۃ میں ہے کہ لوہے کی انگوٹھی اور پیتل اور تانبے اور سیسے کی انگوٹھی مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے مکروہ ہے"۔

لوہے ، پیتل ، تانبے اور سیسہ کی انگوٹھی کہ جس پر چاندی یا سونے کا پانی چڑھا ہو کی تفصیل میں امام نسائیؒ نے اپنی ""سنن"میں ایک روایت نقل کی ہے جس سے حضور اکرم ﷺ کی انگوٹھی کی ہیئت معلوم ہوتی ہے۔

کان خاتم النبیﷺ حدید املو یا علیہ فضۃ۔(19)

"نبی اکرم ﷺ کی ایک انگوٹھی لوہے کی تھی جس پر چاندی کا پانی چڑھا ہوا تھا"۔

مزید اس مسئلے کی وضاحت "فتاویٰ عالمگیری" میں کچھ یوں بیان کی جارہی ہے کہ:

وفی العالمگیریہ قال: التختم بالحدید والصفر والنحاس والرصاص مکروہ للرجال والنساء الی.....قولہ ولا باس بان یتخذ خاتم حدید قدلوی علیہ فضۃ(اوذھب) حتی لا یری کذافی المحیط۔(20)

"اور عالمگیری میں کہا کہ لوہے اور پیتل اور تانبے اور سیسہ کی انگوٹھی مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے مکروہ ہے۔ یہ عبارت مصنف کے اس قول تک ولہ ولا باس .....الخ کہ لوہے کی انگوٹھی جس پر چاندی کا پانی چڑھایا گیا ہو یا سونے کا پانی بایں طور کہ لوہا دکھائی نہیں دیتا ہو اس کے بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔

ہڈی کا زیور

زیورات کے تاریخی جائزہ میں یہ بات دیکھنے میں آئی کہ شرعی طور پر جانوروں کی ہڈیوں، سینگوں اور دانتوں سے تیار کردہ زیورات کا استعمال بھی درست ہے کیونکہ سوائے خنزیر کے باقی جانوروں (حلال ہوں یا حرام) کی ہڈیاں، سینگ اور دانت نجس نہیں۔ سنن دار قطنی میں روایت ہے کہ:

الاکل شئی من المیت حلال الاماا کل منھا، فاما الجلد والقرن والشعر والصوف والسن والعظم فکل ھذا حلال ، لانہ لایزکی۔(21)

"مردار کے گوشت کے علاوہ اس کی کھال، سینگ، بال، اُون، دانت اور ہڈی حلال یعنی قابل انتفاع ہیں"۔

اس ضمن میں سنن ابی داؤد میں حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے :

عن ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ قال کان رسول اللہ ﷺ اذاسافر کان اخر عهده بانسان من اهلہ فاطمۃ واول من یدخل علیها اذا قدم فاطمۃ فقدم من غراۃ لہ وقد علقت مسحاً اوستراً علی بابها وحلت الحسن والحسین قلبین من فضۃ فقدم ولم یدخل فظننت انما منعہ ان یدخل مارای فهتکت الستر وفکت القلبین علی الصبیین وقطعۃ بینهما فانطلقا الی رسول اللہ ﷺ وهما یبکیان فاخذه منهما وقال یا ثوبان اذهب بهذا الیٰ اٰلِ فلان اهل بیت بالمدینۃ ان هٰولآء اهل بیتی اکره ان یاکلواطیبا تهم فی حیاتهم الدنیا یاثوبان اشتر لفاطمۃ قلادۃ من عصب وسوارین من عاج۔(22)

"حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے ، جو مولیٰ (آزاد غلام) رسول اللہ ﷺ کے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کہیں سفر کا ارادہ فرماتے تو گھر کے سب آدمیوں میں حضرت فاطمہؓ سے آپ کی اخیر بات چیت ہوتی اور جب آپ ﷺ سفر سے تشریف لاتے تو پہلے حضرت فاطمہؓ سے ملاقات کرتے تو آپ ایک جنگ سے تشریف لائے اور حضرت فاطمہؓ نے اپنے دروازہ پر پردہ یا ٹاٹ لٹکایا تھا اور حضرت حسن و حسین دونوں کو چاندی کے دو کنگن پہنچائے تھے آنحضرت ﷺ نے جو تشریف لا کر دیکھا تو گھر میں آپ نہ آئے (یعنی جیسے آپ کی عادت تھی) تو حضرت فاطمہؓ نے دروازہ سے پردہ نکالا پھر دونوں صاحبزادوں سے اس زیور کو بھی اتار لیا اور کاٹ کر ان کے سامنے ڈال دیادونوں کے دونوں آنحضرت ﷺ کے پاس روتے ہوئے چلے گئے آپ ﷺ نے ان سے وہ کٹے ہوئے ٹکڑے لے کر فرمایا اے ثوبان یہ جا کر فلاں گھر والوں کو دے آؤ کوئی تھے مدینے میں پھر فرمایا یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں (یعنی فاطمہ اور حسن وحسین) میں برابر جانتاہوں کہ یہ اپنے مزے دنیاہی میں لوٹ لیں اے ثوبان فاطمہ کے لیے ایک ہار منکوں کا خریدے اور دو کنگن ہاتھی دانت کے"۔

پھولوں کا زیور

پھولوں کے زیور کا استعمال زیب و زینت میں بہت اہمیت کا حامل ہے اور بہت خوبصورتی بخشتا ہے، پھولوں کے زیور جن میں پھولوں کی مالا گردن میں ڈالنا، پھولوں کے کڑوں کا ہاتھوں میں پہننا، بالوں میں لگانا اور اس کے علاوہ اسی قسم کی دیگر اشیاء کا استعمال بلا کراہت درست ہے۔ علامہ عینیؒ پھولوں کا زیور پہننے کے بارے میں لکھتے ہیں:

جمیع انواع الذینۃ بالحلی والطیب ونحوذلک جائز لهن مالم یغیرن شیأ من خلقهن۔(23)

"تمام انواع زینت زیورات اور خوشبو اور دیگر اشیاء کے ساتھ جائز ہے زینت عورتوں کے لیے جب تک عورتیں اپنی فطرت خلقت میں سے کوئی چیز تبدیل نہ کرے"۔

جواہرات اور نگینوں کے زیورات کا استعمال

دنیا میں ہزاروں قسم کے جواہرات اور ہیرے موجود ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے ان خزانوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے مسخر کر دیا ہے۔ سورۃ النحل میں ارشادِ ربانی ہے کہ:

وَہُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْکُلُوْا مِنْہُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْہُ حِلْیَۃً تَلْبَسُوْنَہَا۔(24)

"وہی ذات جس نے سمندر کو تمھارے لیے مسخر کیا تاکہ تم اس میں تازہ گوشت کھاؤ اور جواہرات نکالو جنہیں تم پہنتے ہو"۔

اس سلسلے میں مشائخ حنفیہ کا قول ہے کہ:

"جواہرات جو سمندر سے نکلتے ہوں یا نہیں ان سب کی اصل یہ ہے کہ ان کا پہننا مباح ہے اور اس کی دلیل یہی آیات ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ تم زیور نکال کر سمندر سے پہنتے ہو"۔ (25)

خواتین کے لیے ہیرے جواہرات، لؤلو، فیروزہ، زمرد، عقیق، یاقوت اور مرجان وغیرہ کے زیورات پہننا بھی جائز ہے۔ الملتقط فی الفتاویٰ الحنفیہ میں جواہرات کے استعمال کے بارے میں ہے کہ:

وعن الحسن: لا باس بان یتخذ الرجل خاتم فضۃً اومن جزعٍ او عقیقٍ او فیروزج او یاقوتٍ اوزمردٍ۔(26)

"اور حسن سے روایت ہے کہ مرد کو چاندی کا انگوٹھا یا مہرے کی اور عقیق کی اور فیروزے اور یاقوت وزمرد کی انگوٹھی بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔

مزید ابو عبد اللہ محمد بن یزید "السنن" میں لکھتے ہیں کہ:

اهدیٰ لنجاشی الی رسول اللہ ﷺ حلقۃ فیها خاتم ذهب ، فیه فص حبشی ، فاخذه رسول اللہ ﷺ بعود وانه لمعرض عنه اوببعض اصابعه ثم دعا بابنۃ ابنته، امامۃ بنت ابی العاص۔(27)

"سونے کی ایک انگوٹھی ایک مرتبہ نجاشی بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کو بھیجی، جس میں حبشی نگینہ جڑا ہوا تھا، وہ آپ ﷺ نے اپنی نواسی امامہ بنت العاصؓ کو پہنا دی تھی"۔

اس سے واضح ہوا کہ نگینہ میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

دیگر انواع و اقسام کے زیورات کے استعمال کی وضاحت

جبکہ خواتین کی زندگی میں زیور کی خاص اہمیت ہے اس لیے انسانی زندگی کے ہر دور میں مختلف اشیاء کو زیور کے طور پر استعمال کرتی آئی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ عورت کا بناؤ سنگھار زیور کے بغیر ادھورا ہوتا ہے۔ دین اسلام نے زیور کے استعمال میں اجازت کے ساتھ ساتھ اسے ترک کرنے کی ترغیب دی اسراف سے بچنے کا حکم دیا، دکھاوے کو حرام قرار دیا اور اس قسم کے شوق کو ناپسند ظاہر کیا ، البتہ جہاں تک زیورات سے آرائش کی بات ہے تو عورتوں اور بچیوں کو زیورات کا استعمال شرعاً جائز ہے جیسے انگوٹھیاں ، کڑے ، کنگن ، پازیب ، ہار، نتھ، بالیاں وغیرہ مگر ان سب زیورات کے استعمال سے پہلے ہمیں شریعت کے اصولوں کو مد نظر رکھنا چاہیے تاکہ خلاف شریعت نہ ہو۔

کانوں میں بالیاں پہننا

عورتوں کے لیے بالی وغیرہ جیسے زیور استعمال کرنے کے لیے کان چھدوانا ان میں سوراک کرنا جائز ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے کان میں ایک سے زائد سوراخ بھی کروائے جاسکتے ہیں تاکہ خواتین کان میں ہر طرح کے ڈیزائن کی بالیاں پہن کر اپنے شوق کو پورا کر سکیں۔ کانوں میں زیور پہننے کے بارے میں علامہ عینی ''عمدۃ القاری''میں لکھتے ہیں کہ:

''عورتوں کے لیے کانوں میں زیور ڈالنا جسے بالیاں کہتے ہیں جائز ہیں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بھی عورتیں بالیاں پہنتی تھیں''۔ (28)

پازیب کا استعمال

اسلام نے عورت کو پردے کا حکم دیا اور ہر اس عمل سے منع کیا جو فتنے کا باعث بنتا ہو، چونکہ عورت کے پازیب پہنے میں فتنے کا قوی اندیشہ ہے لہٰذا اس کا استعمال ماضی وحال دونوں میں ناجائز ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ۔(29)

''اور نہ زور سے ماریں اپنے پاؤں (زمین پر) تاکہ معلوم نہ ہو جاوے وہ بناؤ سنگھار جو وہ چھپائے ہوئے ہیں''۔

تفسیر ابن کثیر میں ''علامہ عماد الدین ابن کثیر''مندرجہ بالا آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ:

''زمانہ جاہلیت میں کئی عورتیں پازیب پہن کر نکلتیں اور جب ان کا گزر مردوں کے مجمع سے ہوتا تو وہ دانستہ اپنے پاؤں زمین پر مارتیں تاکہ مرد پازیب کی جھنکار سن کر ان کی طرف متوجہ ہوں اللہ تعالیٰ نے اس فرمان کے

ذریعے مسلمان عورتوں کو اس حرکت (پازیب) سے باز آنے کا حکم صادر فرمایا، اس ممانعت میں ہر وہ حرکت داخل ہے جس سے عورت کا مقصد اپنی مخفی زینت کا اظہار ہو اور لوگوں کی توجہ کا مرکز بنتا ہو"۔ (30)

حضرت بنانتہ مولاۃ عبد الرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ:

عن بنانة مولاة عبد الرحمان بن حبان الانصاری عن عائشة قالت: بینماهی عند هااذا دخل علیها بجاریة، وعلیها جلاجل یصوتن فقالت لاتد خلنها علی الا ان تقطعو اجلا لها، وقالت: سمعت رسول الله ﷺ یقول: لاتدخل الملائکة بیتاً فیه جرس۔(31)

"حضرت بنانتہ بنت عبد الرحمٰن روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ کے پاس بیٹھی تھی کہ ایک باندی کو لایا گیا، جس نے پازیب پہنے تھے ، وہ بج رہے تھے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اسے میرے پاس اس حالت میں نہیں لانا، اگر لانا ہے تو اس کے پازیب کاٹ دو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹیاں اور باجے بجیں"۔

السنن ابی داؤد میں حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں:

وقال النبی ﷺ لا تدخل الملکة بیتاً فیه جرس۔(32)

"اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جہاں گھنٹہ (گھنٹیاں) ہوتا ہے، اُس گھر میں فرشتے نہیں آتے"۔

اسی سلسلے میں مزید ایک اور حدیث میں عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ:

عن عمر بن خطابؓ قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول مع کل جرس شیطان۔(33)

"عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے"۔

کیونکہ بجنے والا زیور شیطان کو پسند ہے اور یہ شیطان کے باجے ہیں، جب ان میں سے آواز نکلتی ہے تو وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے علاوہ جہاں ایسی چیزیں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

نتھ (کوکا) کا حکم

خواتین کے لیے زیورات کا استعمال شریعت نے جائز قرار دیا اور زیورات پہننے کے لیے انھیں کان اور ناک میں سوراخ کروانے کی اجازت بھی دی ہے اور اس مقصد کے لیے ایک سے زیادہ سوراخ کروانا بھی جائز ہے، نتھ (کاکو) کے استعمال کے ضمن میں مولانا عبد الحئی لکھنویؒ "مجموعۃ الفتاویٰ" میں کچھ یوں لکھتے ہیں:

"نتھ (کوکا) جو عورتیں اپنی ناک میں ڈالتی ہیں، عربی میں اسے "خزام" کہتے ہیں چونکہ زیورات کے قبیل سے ہے اس لیے فقہانے اسے جائز بتلایا ہے"۔ (34)

مقدس ناموں والے زیورات کا استعمال

مقدس ناموں والا لاکٹ پہن کر غسل خانے اور بیت الخلاء میں جانے کی تفصیل میں مفتی احسان اللہ شائق اپنی کتاب "جدید مسائل" میں لکھتے ہیں کہ:

"جس لاکٹ پر اللہ تعالیٰ کا نام کنندہ ہو اس کو پہن کر بیت الخلاء اور ناپاک یا گندے غسل خانہ میں جانا اور غسل کرنا بے ادبی ہے، ایسی صورت میں لاکٹ باہر اتار کر جانا چاہیے ، البتہ جو غسل خانہ پاک و صاف ہو اس میں یہ لاکٹ پہن کر جانے میں کوئی مضائقہ نہیں"۔ (35)

اس کی تائید میں حضرت انس بن مالکؓ کی روایت "سنن ابی داؤد" میں کچھ یوں آیا ہے:

عن انس قال کان رسول اللہ ﷺ اذادخل الخلاء وضع خاتمہ۔(36)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں جانے سے پہلے انگوٹھی اتاردیتے تھے"۔

خلاصہ بحث

زیور اگرچہ عورت کے لیے حلال ہے لیکن شرعی تناظر میں اسی کو پسند فرمایا گیا کہ زیورات کا استعمال نہ کیا جائے اور جبکہ مرد حضرات کے لیے چاندی کے علاوہ کسی بھی قسم کا زیور پہننا حرام اور بہت بڑا گناہ ہے جیسے کانوں میں بالیاں پہننا ، ہار، لاکٹ، کڑے وغیرہ ۔ اور نہ چھوٹوں کو پہننانا جائز ہے ورنہ ان کے پہنانے والے گناہگار ہوں گے ۔ جبکہ عورت کے لیے ہر قسم کے زیورات پہننا اور اپنے چھوٹی بچیوں کو پہننانا شرعاً جائز ہے۔

مزید وہ احادیث کہ جن میں سونا چاندی وریشم مرد وعورت ہر دونوں کے لیے حرام معلوم ہوتی ہیں منسوخ ہیں لیکن چونکہ بعد میں صرف مردوں کے لیے حرمت کی تصریح فرمائی گئی اسی لیے اب پوری امت کے علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ چیزیں امت محمدیہ کے مردوں پر تو حرام ہیں لیکن عورتوں کے لیے بہرحال ان کا استعمال جائز ہے۔ بشرطیکہ یہ چیزیں شریعت کے دیگر اصولوں کے خلاف نہ ہوں یا ان کا پہننا خلاف شریعت نہ ہو مثلاً نمود، فخر و تکبر کی غرض سے نہ پہنے جائیں یا غیر محارم کو دکھانے کے لیے نہ پہنیں وغیرہ وغیرہ۔

حوالہ جات

1) النسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب ، السنن، مترجمین:مولانا فضل احمد و مولانا محمد زکریا اقبال، کتاب الزینۃ، باب الکراہیۃ للنساء فی اظہارالحلی والزھب، دارالاشاعت، کراچی، سن ندارد، حدیث نمبر:390،3:389،5148۔

2) ایضاً، حدیث نمبر:5142،3:388۔

3) الخطیب ، ولی الدین محمد بن عبد اللہ، مشکوٰۃ المصابیح، مترجم:مولانا عبد الحلیم علوی، کتاب اللباس، باب الخاتم، حدیث نمبر:240،339،2،4205۔

4) الکاسانی، امام علاؤالدین ابی بکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ،کتاب الاستحسان، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1341ھ، 4:318۔

5) ایضاً۔

6) ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، السنن، ابواب اللباس، باب ماجاء فی الحریر والذھب، نعمانی کتب خانہ، لاہور، 1988ء، 1: 613۔

7) عثمانی، علامہ ظفر احمد، اعلاء السنن، کتاب الحضر والاباحتہ، باب حرمۃ الذھب علی الرجال،17: 289۔

8) ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، السنن، کتاب اللباس، باب لبس الحریر والذھب للنساء، دارالسلام، ریاض، 1999ء، حدیث نمبر:2693،3595۔

9) ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، مترجم: علامہ وحید الزماں، کتاب الخاتم، باب ماجاء فی الذھب اللنساء، اسلامی اکادمی، لاہور، 1983ء، حدیث نمبر:834 :3 :305۔

10) بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب اللباس، باب الخاتم للنساء ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 1985ء، 374:3۔

11) الشیخ ، نظام و جماعۃ من علماء الہند العلام، الفتاویٰ العالمگیریہ(المعروف بالفتاویٰ الہندیہ)، کتاب اللباس، الباب العاشر فی استعمال الذھب والفضۃ، مکتبہ رشیدیہ ، کوئٹہ ،1983، 335:5۔

12) النسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب ، السنن، باب الکراہیۃ للنساء فی اظھارالحلی والزھب،حدیث نمبر:589:5146۔

13) الکاسانی، امام علاؤالدین ابی بکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ،کتاب الاستحسان،522:6۔

14) ابن نجیم، شیخ زین الدین بن ابراہیم بن محمد، البحر الرائق، کتاب الکراہیۃ، فصل فی اللبس، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ،1991ء، 350:8۔

15) تھانوی، محمد اشرف علی، امداد الفتاویٰ، کتاب الحضر والاباحۃ، مکتبہ دارالعلوم ، کراچی، 1993ء، 486:1۔

16) الشامی، علامہ محمد امین ابن عابدین ، ردالمحتار، کتاب الحضروالاباحۃ، فصل فی اللبس، ایچ ایم سعید ،کراچی،1998ء، 360:6۔

17) ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، مترجم: علامہ وحید الزماں، باب ماجاء فی خاتم الحدید، حدیث نمبر:301:3،821۔

18) الشامی، علامہ محمد امین ابن عابدین ، ردالمحتار، کتاب الحضروالاباحۃ،359:6۔

19) النسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب ، السنن، کتاب الزینۃ، باب لبس خاتم حدید ملوی علیہ بفضۃٍ، حدیث نمبر: 403،402:3،5211۔

20) الفتاویٰ العالمگیریہ،(المعروف بالفتاویٰ الہندیہ)، کتاب الحضر والاباحۃ، 357:5۔

21) دارالقطنی، امام علی بن عمر، السنن، کتاب الطہارۃ، باب الدباغ، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1304ھ، 42:1۔

22) ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب الترجل، باب فی الانتفاع بالعاج، حدیث نمبر:811، 298،297:3۔

23) العینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری، کتاب اللباس، باب الطیب فی الراس واللحیۃ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 1314ھ، 92:22۔

24) سورۃالنحل،14:16۔

25) مفتی ثناء اللہ محمود، خواتین کے بناؤوسنگھار اور لباس کے شرعی احکام، 76۔

26) امام ناصر الدین ابی القاسم، الملتقط فی الفتاویٰ الحنفیہ، کتاب الادب مطلب فی التختم بانواع المعادن، مکتبہ حقانیہ، کوئٹہ، 272۔

27) ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، السنن، کتاب اللباس، باب النھی عن خاتم الذھب ، دارالسلام، ریاض، 1999ء، حدیث نمبر:2695،3644۔

28) العینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری، کتاب اللباس،درالکتب العلمیہ، بیروت،40:22۔

29) النور،31:24۔

30) ابن کثیر، علامہ عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم، المعروف بتفسیر ابن کثیر، حذیفہ اکیڈمی، لاہور، 2001ء، 501:3۔

31) ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن،کتاب الخاتم، باب ماجاء فی الجلاجل، حدیث نمبر:303:3،829۔

32) ایضاً۔

33) ایضاً،حدیث نمبر:828۔

34) مولانا عبد الحئی لکھنوی، مجموعۃ الفتاویٰ، مکتبہ رشیدیہ ، کوئٹہ، 1991ء،312:2۔

35) مفتی احسان اللہ شائق، خواتین کے لیے جدید مسائل ، دارالاشاعت، کراچی، 2007ء،116۔

36) ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب الطہارۃ، باب الخاتم یکون فیہ ذکر اللہ تعالیٰ یدخل بہ الخلاء ، حدیث نمبر:46:1،19۔